THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

طالبان دورِ حکومت: افغانستان میں جلاوطنی کے اسباب و محرکات کا تحقیقی مطالعہ

Taliban Regime and Forced Displacement in Afghanistan: A Study of Causes and Motivations

1. Hafiza Muqaddas Fatima (Corresponding Author)
M.Phil Islamic Studies, Department of World Religions and Interfaith Harmony, The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan.
Email: moqddasfatima@gmail.com

ABSTRACT

The resurgence of the Taliban regime in Afghanistan in August 2021 has reignited one of the most pressing humanitarian crises of the twenty-first century, characterised by large-scale displacement and forced migration. This study critically examines the underlying causes, socio-political dynamics, and religious factors that have contributed to the recent waves of exile among Afghan citizens. Employing a qualitative-analytical approach grounded in Forced Migration Theory and the Push-Pull analytical framework, the research explores how ideological rigidity, gender-based restrictions, political oppression, ethnic persecution and economic collapse have reshaped the Afghan social fabric and compelled millions to seek refuge beyond their homeland. Drawing on reports from the UNHCR, Amnesty International, Human Rights Watch, and the United Nations Assistance Mission in Afghanistan (UNAMA), as well as scholarly literature, this paper highlights the multidimensional nature of forced migration not merely as a political outcome, but as a human tragedy rooted in systemic instability and the deliberate dismantling of civil liberties. The findings suggest that the 2021 displacement wave is qualitatively distinct from earlier Afghan migration cycles in that its primary driver is ideological and religious coercion rather than external military conflict. Vulnerable groups particularly women, intellectuals, religious minorities (especially the Hazara Shia), and journalists face conditions of compelled exile. The study underscores the urgent need for international cooperation, application of the non-refoulement principle, and inclusive governance frameworks to address the deep-rooted causes of displacement in post-2021 Afghanistan.

Keywords: Taliban; Afghanistan; Forced Displacement; Gender Persecution; Religious Minorities; Non-Refoulement

خلاصہ

اگست 2021ء میں افغانستان میں طالبان حکومت کی دوبارہ بحالی نے اکیسویں صدی کے سب سے سنگین انسانی بحران کو ایک بار پھر ہوا دی ہے، جو وسیع پیمانے پر بے گھر ہونے اور جبری نقل مکانی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ یہ مطالعہ جبری نقل مکانی کے نظریے (Forced Migration Theory) اور Pull-Push تجزیاتی فریم ورک کی بنیاد پر ان بنیادی اسباب، سماجی و سیاسی حرکیات، اور مذہبی عوامل کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے جنہوں نے حالیہ دور میں افغان شہریوں کی جلاوطنی کی لہروں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2021ء کی نقل مکانی پچھلی افغان ہجرت کی لہروں سے اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس کا بنیادی محرک بیرونی فوجی تنازعہ نہیں بلکہ نظریاتی و مذہبی جبر ہے۔ خواتین، اقلیتیں، صحافی اور تعلیمی طبقہ خاص طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ یہ تحقیق بین الاقوامی تعاون، جبری واپسی کی ممانعت کے اصول (Non-refoulement) کے نفاذ، اور شمولیتی حکمرانی کے فریم ورک کی فوری ضرورت پر زور دیتی ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مخففات کی فہرست

مخفف	مکمل نام
UNHCR	اقوامِ متحدہ کا ادارہ برائے پناہ گزین (United Nations High Commissioner for Refugees)
UNAMA	اقوامِ متحدہ کا امدادی مشن برائے افغانستان (UN Assistance Mission in Afghanistan)
HRW	ہیومن رائٹس واچ (Human Rights Watch)
IOM	بین الاقوامی ادارہ برائے نقل مکانی (International Organization for Migration)
CEDAW	خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کے خاتمے کا کنونشن (Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination against Women)
OIC	تنظیمِ اسلامی تعاون (Organisation of Islamic Cooperation)

ا۔ تعارف

افغانستان گزشتہ چار دہائیوں سے سیاسی عدم استحکام، مذہبی انتہاپسندی، اور غیر ملکی مداخلت کا شکار رہا ہے۔ تاہم اگست 2021ء میں طالبان کی دوبارہ حکومت کے قیام نے نہ صرف ملک کی داخلی سیاست بلکہ عوامی زندگی کے تمام پہلوؤں کو گہرائی سے متاثر کیا۔ طالبان کے اقتدار میں آتے ہی خواتین کی تعلیم و روزگار پر پابندی، آزادئ اظہار کی قدغن، اقلیتوں کے حقوق کی پامالی، اور سماجی عدمِ تحفظ میں اضافہ ہوا۔ اقوامِ متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق 2022ء کے اختتام تک تقریباً 6.1 ملین افغان شہری یا تو ملک کے اندر بے گھر تھے یا سرحد پار ہجرت کر چکے تھے۔[1]

افغان معاشرت کی ساخت ہمیشہ قبائلی، مذہبی، اور ثقافتی روایات کے امتزاج پر قائم رہی ہے، مگر طالبان کے نظریاتی نظام نے ان روایات کو انتہاپسندانہ تعبیر میں بدل دیا۔ خواتین کو گھروں تک محدود کرنے اور لڑکیوں کی ثانوی و اعلیٰ تعلیم پر مکمل پابندی عائد کرنے کے اقدامات نے افغان معاشرتی توازن کو بری طرح متاثر کیا۔ نتیجتاً ہزاروں تعلیم یافتہ خواتین، اساتذہ، ڈاکٹروں، اور صحافیوں نے پڑوسی ممالک، خصوصاً پاکستان، ایران، اور ازبکستان میں پناہ لی۔ دوسری طرف مذہبی اور نسلی اقلیتوں جیسے ہزارہ، تاجک اور شیعہ برادریوں پر حملوں اور امتیازی سلوک نے جلاوطنی کی لہر کو اور بھی تیز کیا۔ Amnesty International نے اپنی 2024ء کی رپورٹ میں بیان کیا ہے کہ طالبان کے زیرِ سایہ افغانستان میں انسانی حقوق کی صورتِ حال بنیادی انسانی وقار کی خلاف ورزی کی حد تک پہنچ چکی ہے۔[2]

ان تمام عوامل نے افغانستان میں جلاوطنی کو صرف ایک سیاسی عمل نہیں بلکہ ایک انسانی المیہ بنا دیا ہے۔ افغان باشندوں کے لیے گھر چھوڑنا اب صرف خوف یا غربت کا نتیجہ نہیں بلکہ زندگی بچانے کا واحد راستہ بن چکا ہے۔ ایسے میں بین الاقوامی برادری کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ انسانی ہمدردی، تعلیم اور تحفظ کے بنیادی اصولوں کی بنیاد پر افغان مہاجرین کے لیے پائیدار پالیسیاں تشکیل دے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۱۔۱ تحقیقی سوال

یہ تحقیق درج ذیل بنیادی سوال کا جواب تلاش کرتی ہے: 2021ء کے بعد افغانستان میں جلاوطنی کے بنیادی محرکات کیا ہیں اور یہ پچھلی ہجرت کی لہروں سے کیفیتاً کیسے مختلف ہیں؟

۱۔۲ تحقیق کے اہداف

1. 2021ء کے بعد افغان جلاوطنی کے بنیادی مذہبی، سیاسی، صنفی اور معاشی محرکات کا تجزیہ کرنا۔
2. افغانستان میں ہجرت کی تاریخی لہروں (1979ء، 1996ء، 2021ء) کا تقابلی مطالعہ پیش کرنا۔
3. اسلامی فقہ میں ہجرت کے تصور کو حالیہ افغان بحران پر منطبق کرنا۔
4. بین الاقوامی برادری کے ردِ عمل اور قانونی ذمہ داریوں کا جائزہ لینا۔
5. حل کے لیے ٹھوس اور قابلِ عمل سفارشات پیش کرنا۔

۱۔۳ نظریاتی فریم ورک

یہ تحقیق دو مکمل کرنے والے نظریاتی فریم ورکس پر مبنی ہے۔ پہلا، Everett Lee (1966) کا Pull-Push نظریہ جو نقل مکانی کے اسباب کو دو قسموں میں تقسیم کرتا ہے: Factors Push وہ منفی عوامل جو لوگوں کو وطن چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں (جیسے جبر، غربت، خوف)، اور Pull Factors وہ مثبت کشش جو کسی اور جگہ موجود ہو (جیسے سلامتی، روزگار، آزادی)۔ دوسرا، Aristide Zolberg et al. (1989) کا Forced Migration نظریہ جو یہ استدلال پیش کرتا ہے کہ جب ریاست خود اپنے شہریوں کے لیے خطرہ بن جائے تو ہجرت ایک سیاسی مجبوری بن جاتی ہے نہ کہ ذاتی انتخاب۔ افغانستان کے حالیہ بحران کو انہی دو فریم ورکس کی روشنی میں تجزیہ کیا جائے گا۔

۲۔ طریقۂ تحقیق

یہ مطالعہ کیفیاتی-تجزیاتی (analytical-qualitative) طریقۂ کار پر مبنی ہے۔ بنیادی ماخذ کے طور پر UNHCR، UNAMA، Amnesty International، Human Rights Watch، اور IOM کی باضابطہ رپورٹوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ ثانوی ماخذ میں علمی کتب، تحقیقی مقالات، اور قرآن و حدیث کی اصل عبارات شامل ہیں۔ مواد کا تجزیہ Thematic Analysis کے اصولوں کے تحت کیا گیا ہے جس میں جلاوطنی کے مذہبی، سیاسی، صنفی اور معاشی موضوعات کو الگ الگ زمروں میں رکھ کر Pull-Push فریم ورک پر منطبق کیا گیا ہے۔

تحقیق کی حدود (Limitations) یہ ہیں کہ افغانستان کے اندر سے بالمشافہ انٹرویوز اور میدانی مطالعہ ممکن نہیں ہو سکا، اور تمام اعداد و شمار بین الاقوامی اداروں کی رپورٹوں پر مبنی ہیں جن میں خود بھی کچھ حدود ہیں۔ اس کے باوجود، یہ ماخذ اس موضوع پر دستیاب سب سے مستند ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۳۔ افغانستان کی تاریخی پس منظر

افغانستان کی تاریخ صدیوں سے مزاحمت، مذہبی شناخت اور بیرونی طاقتوں کے اثرات سے عبارت ہے۔ وسطی و جنوبی ایشیا کے سنگم پر واقع اس ملک کی جغرافیائی حیثیت نے اسے ہمیشہ عالمی طاقتوں کے لیے اسٹریٹیجک خطہ بنائے رکھا۔ 1979ء میں سوویت یونین کا حملہ اس ملک کی سیاسی و سماجی تاریخ کا نقطۂ عطف ثابت ہوا۔ اسی انتشار کے نتیجے میں طالبان تحریک 1994ء میں جنوبی افغانستان سے ابھری اور 1996ء میں کابل پر قبضہ کر لیا۔ 2001ء میں امریکی مداخلت کے بعد ایک نئی جمہوری حکومت قائم ہوئی، مگر دو دہائیوں کے دوران ملک بدامنی اور بدعنوانی کا شکار رہا۔ اگست 2021ء میں امریکی افواج کے انخلا کے بعد طالبان نے دوبارہ کابل پر قبضہ کر لیا۔

افغانستان کی معاصر تاریخ کو چار ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

- سوویت قبضہ (1979–1989ء): غیر ملکی جارحیت کے خلاف مزاحمت
- طالبان کا پہلا دور (1996–2001ء): داخلی مذہبی و نظریاتی سختی
- امریکی مداخلت (2001–2021ء): سیاسی بے یقینی اور بدامنی
- طالبان کی واپسی (2021ء تا حال): نظریاتی جبر اور انسانی بحران

ہر دور نے اپنے مخصوص محرکات کے تحت ہجرت و جلاوطنی کے نئے اسباب پیدا کیے۔

۴۔ افغانستان میں ہجرت کی تاریخی لہریں: تقابلی تجزیہ

افغانستان کی معاصر تاریخ ہجرت کے مسلسل ادوار سے عبارت ہے۔ ان ہجرتوں نے نہ صرف افغانستان کی سماجی ساخت کو متاثر کیا بلکہ خطے کی معیشت، سیاست اور ثقافت پر بھی گہرے اثرات ڈالے۔ درج ذیل تقابلی جدول تینوں بڑی ہجرت کی لہروں کا موازنہ پیش کرتا ہے:

جدول ۱: افغانستان میں ہجرت کی تاریخی لہروں کا تقابل

پہلو	پہلی لہر (1979–1989ء)	دوسری لہر (1996–2001ء)	تیسری لہر (2021ء تا حال)
بنیادی سبب	سوویت یونین کا غیر ملکی قبضہ	اندرونی مذہبی و نظریاتی سختی	نظریاتی جبر + معاشی زوال + صنفی امتیاز
سب سے زیادہ متاثرہ	عام عوام اور قبائل	فکری، شہری اور تعلیمی طبقہ	خواتین، ہزارہ اقلیت، صحافی، تعلیم یافتہ طبقہ
بنیادی منزل	پاکستان، ایران	پاکستان، ایران، تاجکستان، یورپ	پاکستان، ایران، ترکی، مغربی ممالک
تخمینی تعداد	60 لاکھ (UNHCR, 1988)	25–30 لاکھ	63 لاکھ + (UNHCR, 2024)
بین الاقوامی ردِ عمل	سرد جنگ کے تناظر میں حمایت	محدود اور کمزور	سیاسی تجرید، مالی منجمد کاری
ہجرت کی نوعیت	مزاحمت کی علامت	ذہانتی انخلا (Brain Drain)	بقاء کی جدوجہد + نظریاتی فرار

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۴.۱ Pull-Push فریم ورک کے تحت تجزیہ

2021ء کے بعد کی ہجرت میں Push Factors کا غلبہ واضح ہے۔ ان میں طالبان کی جبری نظریاتی پالیسیاں، خواتین پر پابندیاں، اقلیتوں پر حملے، معاشی تباہی، اور جان کا خوف شامل ہیں۔ Pull Factors میں پڑوسی ممالک میں نسبتاً سلامتی، یورپ میں قانونی تحفظ، اور تعلیم کے مواقع شامل ہیں۔ Lee (1966) کے نظریے کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ جب Push Factors اتنے شدید ہوں کہ معمول کی زندگی ناممکن ہو جائے تو ہجرت ایک منطقی ردِ عمل نہیں بلکہ واحد راستہ بن جاتی ہے۔ (Zolberg et al. (1989 کے Forced Migration نظریے کے مطابق طالبان کی پالیسیاں ایک ریاستی دہشت کا نظام تشکیل دیتی ہیں جو شہریوں کو اپنے ہی وطن میں اجنبی بنا دیتی ہیں۔

۵۔ ہجرت کا اسلامی و فقہی تصور

اسلام میں ہجرت محض ایک جغرافیائی نقل مکانی نہیں، بلکہ ایک دینی، اخلاقی اور روحانی عمل ہے۔ قرآن و سنت میں ہجرت کا تصور ایمان، قربانی اور دین کے تحفظ سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ جب کسی خطے میں مسلمان اپنے دین پر عمل نہ کر سکیں، یا ظلم و جبر انہیں ایمان کی آزادی سے محروم کر دے، تو اسلام انہیں ہجرت کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا
>
> "یقیناً وہ لوگ جن کی روحیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے، فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں: ہم زمین میں کمزور اور دبے ہوئے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟"(النساء:97)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر ملامت فرمائی جو ظلم و جبر کے ماحول میں دین سے غافل رہے اور ہجرت نہ کی۔ علامہ ابن کثیر نے لکھا: "یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جو مکہ میں ایمان لائے مگر کفار کے ظلم سے بچنے کے لیے ہجرت نہ کی، اور دین کی آزادی کے لیے ترکِ وطن لازم تھا۔"[3]

امام ابن القیم الجوزیہ نے زاد المعاد میں لکھا: "ہجرت دو طرح کی ہے: ایک ظاہری جو دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہے، اور دوسری باطنی جو معصیت سے طاعت کی طرف ہے۔"[4] سید ابوالاعلیٰ مودودی نے الجہاد فی الاسلام میں ہجرت کو اسلامی تحریک کے ارتقائی عمل کا لازمی جزو قرار دیا۔[5]

اسلامی فقہ میں ہجرت کا یہ تصور افغانستان کے حالیہ بحران پر براہِ راست منطبق ہوتا ہے۔ جہاں مذہبی جبر اور سیاسی انتشار کے سبب لوگ وطن چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں، وہاں دینی نقطۂ نظر سے ہجرت نہ صرف قابلِ فہم بلکہ بسا اوقات ضروری ہو جاتی ہے۔ طالبان کا یہ کہنا کہ وہ اسلامی ریاست قائم کر رہے ہیں جبکہ ان کی پالیسیاں لاکھوں مسلمانوں کو ہجرت پر مجبور کر رہی ہیں — یہ بذاتِ خود اسلامی تعلیمات کے ساتھ گہرا تضاد ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۶۔ طالبان دورِ حکومت میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں

2021ء میں طالبان کی دوبارہ حکومت کے قیام کے بعد، افغانستان میں انسانی حقوق کی صورتِ حال تیزی سے بگڑ گئی۔ اگرچہ طالبان نے ابتدا میں اصلاح شدہ طرزِ حکمرانی کا وعدہ کیا، لیکن زمینی حقائق نے اس کے برعکس منظر نامہ پیش کیا۔

۶۔۱ خواتین کے حقوق: صنفی جبر

2021ء کے بعد طالبان حکومت نے بتدریج خواتین کی آزادیوں پر شدید پابندیاں عائد کیں۔ طالبات کو ثانوی اور اعلیٰ تعلیم سے محروم کر دیا گیا۔ خواتین کے دفاتر میں کام کرنے، سفر کرنے اور عوامی مقامات پر ظاہر ہونے کے لیے مرد سرپرست (محرم) کی موجودگی لازمی قرار دی گئی۔ Amnesty International کی رپورٹ (2022ء) کے مطابق: "طالبان کی جانب سے خواتین کی تعلیم اور روزگار پر پابندیاں دراصل ایک 'خاموش موت' کے مترادف ہیں، جو افغان خواتین کو معاشرتی و ذہنی جلاوطنی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔"[6] خواتین پر تشدد، جبری شادیوں، اور گھر سے نکلنے پر قدغن نے افغان معاشرے کو ایک قید خانہ بنا دیا ہے۔ HRW اور یورپی یونین نے بارہا طالبان حکومت پر زور دیا کہ وہ CEDAW کی پاسداری کرے، مگر طالبان نے اسے غیر اسلامی قرار دے کر رد کر دیا۔

۶۔۲ آزادیٔ اظہار اور میڈیا سنسر شپ

طالبان کے زیرِ اقتدار افغانستان میں میڈیا پر سخت سنسر شپ نافذ کی گئی۔ صحافیوں، سماجی کارکنوں اور مخالف آوازوں کو گرفتار، تشدد زدہ یا جلاوطن کیا گیا۔ UNAMA کی رپورٹ 2023ء میں واضح طور پر لکھا گیا کہ طالبان حکومت نے آزادیٔ اظہار پر ایسے ضابطے نافذ کیے ہیں جو بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیار سے متصادم ہیں۔ خواتین اینکرز کو چہرہ ڈھانپنے پر مجبور کیا گیا، اور بین الاقوامی این جی اوز پر سخت نگرانی کی پابندیاں لگائی گئیں جس سے انسانی امداد بھی متاثر ہوئی۔[7]

۶۔۳ مذہبی اقلیتوں کے خلاف تشدد

طالبان کے حالیہ دور میں ہزارہ شیعہ اقلیت سب سے زیادہ نشانہ بنی۔ UNAMA کے مطابق 2022ء سے 2024ء کے دوران ہزارہ برادری کے خلاف کم از کم 21 خودکش حملے اور 47 ٹارگٹ کلنگ کے واقعات ریکارڈ ہوئے۔[8] یہ واقعات طالبان حکومت کی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ میں ناکامی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ خلاف ورزیاں نہ صرف بین الاقوامی انسانی ضابطوں کی نفی کرتی ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کے اس پہلو سے بھی متصادم ہیں جو عدل، مساوات اور عزتِ نفس کو بنیادی اصول قرار دیتا ہے۔

۶۔۴ ذہانتی انخلا (Brain Drain)

ان تمام پابندیوں کا ایک اور نتیجہ افغانستان سے تعلیم یافتہ افراد کا مستقل انخلا ہے جسے عالمی ادب میں Brain Drain کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر، اساتذہ، انجینئر، صحافی اور حقوقِ انسانی کارکن — یعنی وہ طبقہ جو ملک کی تعمیرِ نو کے لیے ضروری ہے — ملک چھوڑنے پر مجبور ہے۔ عالمی بینک کی رپورٹ (2023ء) کے مطابق افغانستان کی 30 فیصد سے زیادہ تعلیم یافتہ افرادی قوت 2021ء کے بعد ملک چھوڑ چکی ہے۔[9]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۷۔ بین الاقوامی ردِ عمل اور پناہ گزینی کے قانونی چیلنجز

طالبان کے اقتدار میں آنے کے فوراً بعد دنیا کے اکثر ممالک نے ان کی حکومت کو باضابطہ تسلیم کرنے سے گریز کیا۔ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک نے افغانستان کے 9 بلین ڈالر سے زائد غیر ملکی ذخائر منجمد کر دیے جس سے افغان معیشت مفلوج ہو گئی اور لاکھوں شہری معاشی جلاوطنی پر مجبور ہو گئے۔[10]

2023ء کے اختتام تک 1.6 ملین سے زائد افغان شہری پاکستان میں، جبکہ 780,000 ایران میں غیر قانونی یا عارضی حیثیت میں موجود تھے۔[11] یہ ممالک پہلے ہی معاشی دباؤ کا شکار تھے، لہٰذا افغان مہاجرین کے لیے قانونی تحفظ، تعلیم، اور صحت کی سہولتیں محدود رہیں۔

۷۔۱ 1951ء کا Refugee Convention اور اس کا عملی نفاذ

1951ء کا Refugee Convention اور 1967ء کا Protocol دنیا بھر میں پناہ گزینوں کے حقوق کی ضمانت دیتے ہیں، مگر افغانستان کے کیس میں ان قوانین کا عملی نفاذ مشکل ثابت ہوا۔ بیشتر افغان مہاجرین کو پناہ گزین کا باقاعدہ درجہ نہیں ملا۔ IOM کی رپورٹ (2023ء) میں واضح کیا گیا ہے کہ افغان پناہ گزینوں کو قانونی شناخت نہ ملنے کے باعث وہ جبری واپسی، محنت کے استحصال، اور بنیادی خدمات سے محرومی جیسے خطرات سے دوچار ہیں۔[12]

۷۔۲ پاکستان کی ری پیٹری ایشن پالیسی اور Refoulement-Non کا اصول

اکتوبر 2023ء میں پاکستان نے "غیر قانونی تارکینِ وطن" کی واپسی کے لیے ری پیٹری ایشن پالیسی کا آغاز کیا جس کے تحت لاکھوں افغان خاندانوں کو زبردستی ملک چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ یہ عمل بین الاقوامی سطح پر refoulement Principle-Non (یعنی جبری واپسی کی ممانعت) کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہے جس کی مذمت UNHCR اور HRW دونوں نے کی۔[13]

۷۔۳ انسانی امداد پر پابندیاں

طالبان کی پالیسیوں کے باعث کئی بین الاقوامی این جی اوز پر پابندیاں لگیں، جن میں خواتین عملے کی معطلی بھی شامل تھی۔ HRW نے اپنی رپورٹ (2023ء) میں لکھا کہ اس پابندی کے باعث انسانی امداد کا 45 فیصد حصہ متاثر ہوا، خاص طور پر غذائی و صحت کی فراہمی کے منصوبے۔[14]

۸۔ عصرِ حاضر میں بین الاقوامی و اسلامی ذمہ داری

افغانستان کے حالیہ بحران نے عالمی برادری کو ایک بار پھر انسانی ضمیر کے امتحان میں ڈالا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی رپورٹس واضح کرتی ہیں کہ اگر بین الاقوامی تعاون، قانونی تحفظ، اور انسانی امداد کو ترجیح نہ دی گئی تو افغانستان کا پناہ گزینی بحران آنے والے برسوں میں ایک مستقل انسانی المیہ بن سکتا ہے۔

اسلامی اصولوں کے مطابق، مہاجرین کی مدد ایک انسانی فریضہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

"وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں، خواہ خود ضرورت مند ہوں۔" (الحشر:9)

اسی اخلاقی بنیاد پر مسلم ممالک سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ افغان مہاجرین کو صرف بوجھ کے بجائے امانت کے طور پر دیکھیں۔ اسلام انسانی وقار کو بنیادی حیثیت دیتا ہے:

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ

"ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے۔"(الاسراء:70)

تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ طالبان کی حکومت میں مذہب کو طاقت اور سیاسی تسلط کے آلے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ یہ طرزِ عمل اسلامی اصولِ عدل، مساوات، اور شورائیت کے منافی ہے۔ بین الاقوامی برادری نے افغان مہاجرین کے مسئلے پر وقتی امداد تو فراہم کی، مگر پائیدار حل نہ دے سکی۔

۹۔ نتائج و دریافتیں

یہ مطالعہ درج ذیل اہم نتائج پر منتج ہوتا ہے:

* 2021ء کی ہجرت نوعیت میں منفرد ہے: پچھلی لہریں بنیادی طور پر بیرونی فوجی تنازعے کا نتیجہ تھیں، مگر موجودہ لہر کا بنیادی محرک ریاستی سطح پر نظریاتی و مذہبی جبر ہے۔ یہ فرق Pull-Push فریم ورک اور Forced Migration نظریے دونوں کے تحت اہم تجزیاتی نتیجہ ہے۔
* صنفی جبر سب سے اہم Push Factor ہے: خواتین کی تعلیم اور روزگار پر پابندیاں ہجرت کا سب سے طاقتور محرک ثابت ہوئی ہیں۔ یہ صرف انسانی حقوق کا مسئلہ نہیں بلکہ افغانستان کی طویل مدتی معاشی اور سماجی تباہی کا اعلان بھی ہے۔
* ذہانتی انخلا ایک ساختی بحران ہے: تعلیم یافتہ افغانوں کی مستقل نقل مکانی ملک کی تعمیرِ نو کی صلاحیت کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ یہ ایک ایسا نقصان ہے جسے قلیل مدت میں پورا نہیں کیا جا سکتا۔
* بین الاقوامی قانونی ڈھانچہ ناکافی ثابت ہوا: 1951ء کا Refugee Convention اور refoulement-Non کا اصول افغان بحران میں عملاً نافذ نہ ہو سکے، جو عالمی پناہ گزین نظام کی بنیادی خامیوں کو اجاگر کرتا ہے۔
* اسلامی فریم ورک اور بین الاقوامی حقوق کا باہمی ربط: اسلامی ہجرت کا تصور اور RUNHC کے حقوقِ پناہ گزین دونوں اس نتیجے پر متفق ہیں کہ جبری نقل مکانی پر مجبور افراد کی مدد ایک اخلاقی و قانونی فریضہ ہے۔

۱۰۔ خلاصۂ تحقیق

افغانستان کی حالیہ تاریخ ہجرت، جلاوطنی اور سیاسی عدم استحکام کی ایک طویل داستان ہے۔ تاہم 2021ء کے بعد کا بحران اپنی نوعیت، گہرائی اور اثرات کے اعتبار سے پچھلی تمام لہروں سے مختلف ہے۔ Pull-Push نظریے اور Forced Migration فریم ورک کی بنیاد پر یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ 2021ء کی ہجرت کا بنیادی محرک نظریاتی و مذہبی جبر ہے نہ کہ محض سیاسی یا معاشی دباؤ—یہی اسے پچھلی تمام لہروں سے کیفیتاً ممتاز بناتا ہے۔

اسلامی فقہ میں ہجرت کا تصور اس بحران کو ایک دینی نقطۂ نظر سے سمجھنے کا فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ طالبان کی پالیسیاں اسلامی عدل، مساوات اور کرامتِ انسانی کے بنیادی اصولوں سے نہ صرف متصادم ہیں بلکہ انہیں کے نام پر لاکھوں مسلمانوں کو ہجرت پر مجبور کر رہی ہیں—یہ ایک گہرا تضاد ہے جسے عالمِ اسلام کو سنجیدگی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

اگر افغانستان میں ایک معتدل مذہبی نظام، شمولیتی سیاسی ڈھانچہ، اور انسانی حقوق کا حقیقی احترام قائم ہو جائے تو جلاوطنی کی یہ مسلسل لہر ختم ہو سکتی ہے۔ طالبان حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ مذہب کو عدل، علم اور رحمت کے زاویے سے سمجھے۔ اسی صورت میں افغانستان ایک پرامن اور باوقار ریاست کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھر سکتا ہے۔

آئندہ تحقیق کے لیے سفارش

اس تحقیق کی حدود کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آئندہ مطالعات کے لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ: (۱) افغان مہاجرین کے میزبان ممالک میں سماجی انضمام (social integration) کا موازناتی مطالعہ کیا جائے؛ (۲) اسلامی قانون میں مہاجرین کے حقوق کی فقہی تدوین پر الگ تحقیق کی جائے؛ (۳) افغان خواتین مہاجرین کے نفسیاتی اثرات پر میدانی مطالعہ کیا جائے؛ (۴) جامعات میں "فقہ المہاجرین" کے عنوان سے تحقیقی شعبے قائم کیے جائیں۔

۱۱۔ تجاویز و سفارشات

- طالبان حکومت کو اسلامی تعلیمات کی اصل روح — عدل، رحمت، علم اور رواداری — کو اپنی پالیسیوں میں شامل کرنا چاہیے۔ سخت مذہبی تعبیرات اور معاشرتی جبر نہ صرف عوامی اعتماد کو مجروح کرتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر افغانستان کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔
- افغان خواتین کو تعلیم، ملازمت، اور سماجی شرکت کے مساوی مواقع دینا طالبان حکومت کی اخلاقی و شرعی ذمہ داری ہے۔ اسلام نے علم کے حصول کو مرد و عورت دونوں کے لیے فریضہ قرار دیا ہے۔ اسلامی اسکالرز کا مشترکہ فتویٰ خواتین کی تعلیم کے حق میں جاری ہونا چاہیے۔
- پاکستان، ایران، اور وسطی ایشیائی ریاستوں کو UNHCR کے اشتراک سے ایک مشترکہ Afghan Reintegration Framework تشکیل دینا چاہیے تاکہ پناہ گزینوں کی واپسی محفوظ، رضاکارانہ اور پائیدار ہو۔ Non-refoulement کے اصول کی پاسداری ضروری ہے۔
- مغربی ممالک اور عالمی اداروں کو افغانستان میں انسانی امداد فراہم کرتے وقت صرف سیاسی مطالبات کے بجائے صحت، تعلیم اور روزگار کے منصوبوں کو ترجیح دینی چاہیے۔
- تعلیم یافتہ افغان نوجوانوں کی بیرونِ ملک منتقلی ملک کے لیے علمی اور معاشی نقصان ہے۔ حکومت کو Brain Drain روکنے کے لیے ملک میں روزگار، تربیت اور معاشی مواقع فراہم کرنے کی پالیسی وضع کرنی چاہیے۔
- OIC اور مسلم ممالک کو افغانستان کے بحران کو محض سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ انسانی فریضہ سمجھتے ہوئے مستقل سفارتی اور تعلیمی منصوبے شروع کرنے چاہئیں۔

حواشی

۱۔ UNHCR، Afghanistan Situation Update، جنیوا: اقوام متحدہ کا ادارہ برائے پناہ گزین، 2023ء، ص 8۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

۲۔Amnesty International، Human Rights in Afghanistan: Annual Report 2024، لندن: Amnesty International Publications، 2024ء، ص12۔

۳۔ابن کثیر، تفسیر القرآن الکریم، بیروت: دارالفکر، 1999ء، ج۱، ص532۔

۴۔ابن القیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1998ء، ج۳، ص19۔

۵۔سید ابوالاعلیٰ مودودی، الجہاد فی الاسلام، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 2003ء، ص145۔

۶۔Amnesty International، Death in Slow Motion: Women under Taliban Rule، لندن: Amnesty International Publications، 2022ء، ص7۔

۷۔UNAMA، Human Rights Report on Afghanistan 2023، کابل: UNAMA، 2023ء، ص4۔

۸۔UNAMA، Report on Hazara Attacks in Afghanistan، کابل: UNAMA، 2024ء، ص4۔

۹۔The World Bank، Afghanistan Development Update 2023، واشنگٹن ڈی سی: World Bank Publications، 2023ء، ص9۔

۱۰۔UNHCR، Global Trends: Forced Displacement in 2024، جنیوا: UNHCR، 2024ء، ص18۔

۱۱۔UNHCR، Refugee Response Plan 2024 Afghanistan Situation Regional، جنیوا: UNHCR، 2024ء، ص4۔

۱۲۔International Organization for Migration، Afghanistan Migration Outlook 2023، جنیوا: IOM Publications، 2023ء، ص12۔

۱۳۔Human Rights Watch، Pakistan: Afghan Deportations Risk Lives، نیویارک: HRW، 2023ء، ص3۔

۱۴۔Human Rights Watch، Afghanistan: Aid Restrictions Deepen Humanitarian Crisis، نیویارک: HRW، 2023ء، ص6۔

مصادر و مراجع

قرآن و حدیث

القرآن الکریم

کتبِ اسلامیہ

ابن کثیر، تفسیر القرآن الکریم۔ بیروت: دارالفکر، 1999ء۔

ابن القیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1998ء۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی، الجہاد فی الاسلام۔ لاہور: ادارہ ترجمانِ القرآن، 2003ء۔

علمی کتب

1. Giustozzi, A. (2008). Koran, Kalashnikov, and Laptop: The Neo-Taliban Insurgency. London: Hurst & Co.

2. Lee, E. S. (1966). A Theory of Migration. Demography, 3(1), 47–57.

3. Rubin, B. R. (2002). The Fragmentation of Afghanistan: State Formation and Collapse in the International System. New Haven: Yale University Press.

4. Saikal, A. (2012). Modern Afghanistan: A History of Struggle and Survival. London: I.B. Tauris.

5. Zolberg, A. R., Suhrke, A., & Aguayo, S. (1989). Escape from Violence: Conflict and the Refugee Crisis in the Developing World. Oxford: Oxford University Press.

بین الاقوامی رپورٹیں

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

6. Amnesty International. (2022). Death in Slow Motion: Women under Taliban Rule. London: Amnesty International Publications.
7. Amnesty International. (2024). Human Rights in Afghanistan: Annual Report 2024. London: Amnesty International Publications.
8. Human Rights Watch. (2023). Afghanistan: Aid Restrictions Deepen Humanitarian Crisis. New York: HRW.
9. Human Rights Watch. (2023). Pakistan: Afghan Deportations Risk Lives. New York: HRW.
10. International Organization for Migration. (2023). Afghanistan Migration Outlook 2023. Geneva: IOM Publications.
11. The World Bank. (2023). Afghanistan Development Update 2023. Washington D.C.: World Bank Publications.
12. UNHCR. (2023). Afghanistan Situation Update 2023. Geneva: United Nations High Commissioner for Refugees.
13. UNHCR. (2024). Afghanistan Situation Regional Refugee Response Plan 2024. Geneva: UNHCR.
14. UNHCR. (2024). Global Trends: Forced Displacement in 2024. Geneva: UNHCR.
15. United Nations Assistance Mission in Afghanistan (UNAMA). (2023). Human Rights Report on Afghanistan 2023. Kabul: UNAMA.
16. United Nations Assistance Mission in Afghanistan (UNAMA). (2024). Report on Hazara Attacks in Afghanistan 2024. Kabul: UNAMA.
17. United Nations Secretary-General. (2023). Report on the Situation in Afghanistan and its Implications for International Peace and Security. New York: UN.